بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
فون ۹ ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH

روز جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
خلیفہ جمعہ نمبر ۲۵
قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۶ رجب ۱۳۹۳ھ - ۱۶ ظہور ۱۳۵۲ ہش - ۱۶ اگست ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۸۵

اخبار احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۔ ۱۵ ظہور ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال انگلستان میں قیام فرما ہیں۔

حضور نے بذریعہ ٹیلی فون سیلاب کی خطرناک صورت حال کی تفصیل دریافت فرمائی ہے اور کارکنان کو ضروری ہدایات دیتے ہوئے مقامی متاثرہ احباب اور گرد و نواح کے محصور دیہات کی مدد کے لئے تمام ممکن امدادی کارروائیاں کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

حضور نے اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے کہ مقامی کارکنان اور احمدی نوجوانوں نے اس موقعہ پر خدمت اور جرأت و بہادری کے بڑے اچھے نمونہ کا مظاہرہ کیا۔

حضور نے جملہ احباب جماعت کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کا پیغام دیا ہے اور خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا تعالیٰ اور دیگر تمام ارکان قافلہ کی خیر و عافیت اور کامیابی کے ساتھ بخیریت مراجعت کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۱۵ ظہور ۔ کل صبح سے پھر گھرے بادل چھائے ہوئے ہیں اور متواتر بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل اور رحم فرمائے۔ آمین

یوم آزادی کی تقریب پر اجتماعی دعائیں

ربوہ ۔ ۱۵ ظہور ۔ کل ۱۴ اگست کو یوم آزادی اور ملک میں نئے جمہوری آئین کے نفاذ کی مبارک تقریب تھی مگر ہولناک سیلاب اور متواتر بارش کی وجہ سے اس دن کی دیگر تمام تقاریب حکومت کے اعلان کے مطابق منسوخ کر دی گئیں البتہ نماز فجر کے بعد ربوہ کی تمام مساجد میں پاکستان کے استحکام نئے جمہوری آئین کی کامیابی اور سیلاب سے پیدا شدہ نازک صورت حالات کو صبر و استقلال سے برداشت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل و رحم کے نزول کے لئے اجتماعی دعائیں کی گئیں اور عمارتوں پر پاکستانی پرچم لہرایا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔ آمین

سیلاب زدگان کی مدد کیلئے وسیع امدادی سرگرمیاں

ربوہ ۔ ۱۵ اگست ۔ مرکز سلسلہ ربوہ میں محترم امیر صاحب مقامی کی زیر ہدایت سیلاب سے متاثرہ مقامی احباب اور ملحقہ دیہات کی ہر قسم کی مدد کے لئے وسیع پیمانے پر امدادی سرگرمیاں جاری ہیں جن میں خدام الاحمدیہ بالخصوص بڑے جذبہ سے حصہ لے رہے ہیں۔ دار الضیافت میں [illegible]

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان رضائے الٰہی کا وسیلہ اور گناہوں کا زنگ دھونے کا ایک چشمہ ہے

اٹھو اور ایمان حاصل کرنے کی کوشش کرو کہ ایمان کا ایک ذرّہ فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر ہے

"یقیناً سمجھو کہ نجات ایمان سے وابستہ ہے اور ایمان امور مخفیہ سے وابستہ ہے۔ اگر حقائق اشیاء مستور نہ ہوتیں تو ایمان نہ ہوتا۔ اور اگر ایمان نہ ہوتا تو نجات کا کوئی ذریعہ نہ ہوتا۔ ایمان ہی ہے جو رضائے الٰہی کا وسیلہ اور مراتب قرب کا زینہ اور گناہوں کا زنگ دھونے کے لئے ایک چشمہ ہے۔ ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف حاجت ہے۔ اس بات کا ثبوت ایمان ہی کے ذریعہ سے ملتا ہے کیونکہ ہم اپنی نجات کے لئے اور ہر ایک دُکھ سے راحت پانے کے لئے خدا تعالیٰ کے محتاج ہیں اور وہ نجات صرف ایمان ہی سے ملتی ہے۔ کیا دنیا کا عذاب اور کیا آخرت کا، دونوں کا علاج ایمان ہے۔ جب ہم ایمان کی قوّت سے ایک مشکل کا حل ہو جانا غیر ممکن نہیں دیکھتے تو وہ مشکل ہمارے لئے حل کی جاتی ہے۔ ہم ایمان ہی کی قوّت سے خلافِ قیاس اور بعید از عقل مقاصد کو بھی پا لیتے ہیں۔ ایمان ہی کی قوت سے کرامات ظاہر ہوتی ہیں اور خوارق ظہور میں آتے ہیں اور انہونی باتیں ہو جاتی ہیں۔ پس ایمان ہی سے پتہ لگتا ہے کہ خدا ہے۔ خدا فلسفیوں سے پوشیدہ رہا اور حکیموں کو اس کا کچھ پتہ نہ لگا۔ مگر ایمان ایک عاجز دلق پوش کو خدا تعالیٰ سے ملا دیتا ہے اور اس سے باتیں کرا دیتا ہے۔ . . . یہ قوت ایک مسکین، ذلیل، خوار، مردودِ خلائق کو قصرِ مقدس تک جو عرش اللہ ہے پہنچا دیتی ہے اور تمام پردوں کو اٹھاتی اور دلآرام ازلی کا چہرہ دکھا دیتی ہے۔ سو اٹھو ایمان کو ڈھونڈو اور فلسفہ کے خشک اور بے سُود ورقوں کو جلاؤ کہ ایمان سے تم کو برکتیں ملیں گی۔ ایمان کا ایک ذرّہ فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر ہے۔ اور ایمان سے صرف آخری نجات نہیں بلکہ ایمان دنیا کے عذابوں اور لعنتوں سے بھی چھڑا دیتا ہے اور رُوح کے تحلیل کرنے والے غموں سے ہم ایمان ہی کی برکت سے نجات پاتے ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۰ تا صفحہ ۲۷۳ حاشیہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ بنی نوع انسان اور ہمارے ملک کیلئے رحمت مضبوطی اور استحکام کے سامان پیدا کرے

اہلِ ربوہ کی صحت کو برقرار رکھنے کیلئے جو درخت لگائے گئے ہیں اُنکی پوری پوری حفاظت کی جائے

جماعت کے افراد کو ہاتھ سے کام کرکے پیسے بچانے چاہئیں اسمیں بڑی برکت ہوتی ہے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ ر امان ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۶ ر مارچ ۱۹۷۳ء ۔ بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ :- مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم ۔ اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

"پچھلے دنوں مجھ پر فلو کا بڑا شدید حملہ ہوا تھا جو کئی دن تک رہا ۔ اللہ تعالےٰ نے فضل فرمایا ۔ اس کی شدت تو دُور ہو گئی ہے ۔ لیکن بیماری کے کچھ آثار ابھی باقی ہیں ۔ فلو کے بعد ضعف بہت ہو جاتا ہے چنانچہ اس وقت بھی ضعف ہے ۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے کچھ کہنے کی طاقت عطا فرمائے ۔ دوستوں سے باتیں کرنے کو دل چاہتا تھا اس لئے میں یہاں آ گیا ہوں ۔ شاید بہت ہی مختصر سا خطبہ دے سکوں گا ۔

چند ضروری باتیں

مختصراً کہنا چاہتا ہوں ۔ (زیادہ تفصیل کی ہمیشہ ضرورت بھی نہیں ہوتی) اوّل یہ کہ احمدیت کے باہر بنی نوع انسان دو گروہوں میں منقسم نظر آتے ہیں ۔ ایک وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہلاکت کے سارے سامان اکٹھے کر لئے ہیں اور انسان کے لئے باہمی اخوت کا کوئی جذبہ بظاہر اُن کے دلوں میں باقی نہیں رہا ۔

دوسرے وہ لوگ ہیں جو خوف سے دھڑکتے دلوں کے ساتھ انفرادی اور اجتماعی زندگی گذار رہے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اس وقت بحیثیت انسان بڑے خطرے میں ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے سوا کوئی چیز اُنہیں انتہائی خطرناک تباہی سے بچا نہیں سکتی ۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تو اعمال صالحہ اور عاجزانہ دعاؤں سے جذب کی جاتی ہے اس لئے

دوست دُعا کریں

کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کے لئے رحمت کے سامان پیدا کرے اور جس خطرہ میں انسان آج خود کو پا رہا ہے وہ خطرہ دُور ہو جائے اور اُسے جلد پریشانیوں اور گھبراہٹوں سے نجات مل جائے ۔

ہمارے ملک میں بھی فتنہ اور فساد زوروں پر ہے ۔ دوست دعا کریں ملک کی مضبوطی اور استحکام کے سامان پیدا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہم عاجز بندوں کو اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کی توفیق عطا کرے جو اُس نے ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی ہیں

ربوہ میں درخت لگانے کا کام

میری غیر حاضری میں ہوا ۔ جہاں تک درخت لگانے کا سوال ہے اچھا کام ہو گیا ہے شروع میں مجلس صحت کے کنوینر چوہدری بشیر احمد صاحب کی رپورٹ تھی کہ انہوں نے تین ہزار درختوں کے لگانے کا انتظام کیا ہے ۔ میں نے اُنہیں کہا ۔ تین ہزار نہیں دس ہزار درخت لگنے چاہئیں ۔ چنانچہ اُن کی رپورٹ یہ ہے کہ آٹھ دس ہزار پودے لگ چکے ہیں (یہ دو تین دن پہلے کی رپورٹ ہے ممکن ہے کچھ اور بھی لگ گئے ہوں) اور کل چودہ ہزار درختوں کے حصول کیلئے کوشش کی جا رہی ہے ۔ اسکا مطلب یہ ہوا کہ جتنا اُن کا پہلا اندازہ تھا ، اہلِ ربوہ نے اس سے قریباً چار گنا زیادہ پودے حاصل کئے اور لگائے ہیں ۔

جو درخت لگائے جاتے ہیں اُن میں بالعموم پچیس فیصد جڑ نہیں پکڑتے بعض کی تو کونپلیں نکلتی ہی نہیں بعض کی نکل کر مرجاتی ہیں ۔ جو درخت اپنے تنے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اُن کو بعض ناواقف انسان کھڑے دیکھنا پسند نہیں کرتے مثلاً بچے ہیں یا بعض بڑے لوگ بھی ہوتے ہیں میں نے دیکھا ہے بعض اچھے سمجھدار لوگوں کو بے خیالی میں انگلیاں چلانے کی عادت ہوتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخت کے پاس کھڑے کھڑے اس کی ٹہنی توڑ دیں گے۔ انہیں یہ احساس ہی نہیں ہوگا کہ وہ درختوں کا نقصان کر رہے ہیں اس لئے میں نے یہ اعلان کر دیا تھا (مجھے پتہ لگا ہے کہ وہ اعلان تمام محلوں میں ہو گیا ہے) کہ جہاں تک شجر کاری کے اس منصوبہ کا تعلق ہے اس میں کامیاب ہونے کے لئے ۷۰ فیصد نمبروں کی ضرورت ہے۔ یعنی جتنے درخت کوئی محلہ لگائے اس کا کم از کم ۷۰ فیصد اسے ضرور پالنا چاہیئے جو محلے کم از کم ۷۰ فیصد درخت پالنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور پھر اُن محلوں میں جو اوّل نمبر پر آئے گا (مثلاً کسی نے پچھتر فیصد پال لئے کسی نے ساٹھ فی صد پال لئے کسی نے اکسٹھ فیصد پال لئے) اس کو

پانچ صد روپیہ انعام

ملیگا تاہم یہ کسی فرد کا انعام نہیں ہوگا بلکہ اُس محلہ کو اپنی اجتماعی زندگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے ملے گا۔

میں اس موقعہ پر اُن لوگوں سے بھی کہنا چاہتا ہوں جنہوں نے بھیڑ بکریاں پالی ہوئی ہیں اور وہ اپنے بھائیوں کے لئے گوشت مہیا کرتے ہیں۔ اُن کے لئے بھی غالباً اعلان ہو چکا ہے۔ ان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ گوشت دیں لیکن درختوں کے ذریعہ جو صحت قائم ہوتی ہے اُسے قائم رکھنے میں مدد نہ دیں تو ربوہ کا مکین کمزور ہو جائے گا۔ اس صورت میں اگر وہ گوشت کھائے گا جو انہوں نے بازار میں بیچا اور اس نے خریدا تو اس کا اچھا نتیجہ نہیں نکلے گا۔ اسلئے کسی بھیڑ بکری کے مالک کو یہ اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ شجر کاری کی اس مہم میں روک بنے۔

میں نے پہلے بھی بتایا تھا جب میں کالج کا پرنسپل تھا اور نیا نیا کالج یہاں آیا تھا تو ایک دفعہ ایک آوارہ بکرا ہمارے اڑھائی تین سو روپے کے پودے کھا گیا جو گملوں میں تھے اور کالج کے احاطہ میں لگائے جانے والے تھے۔ میں نے چوکیدار سے کہا کہ تم ذمہ دار ہو۔ یا تم پیسے دو یا وہ بکرا دو جس نے پودے کھائے ہیں۔ اگلے دن وہ بکرا پھر آگیا۔ چوکیدار نے پکڑ لیا۔ چونکہ وہ آوارہ اور لاوارث تھا اس لئے میں نے چھری منگوائی اور اس کو ذبح کر دیا۔ ایک مہینے تک وہ بکرا ہمارے خیال میں لاوارث رہا۔ میں نے سمجھا شاید باہر سے آیا تھا اور آوارہ پھر رہا تھا (اُن دنوں ہمارے اس علاقہ میں سیلاب بھی آیا ہوا تھا) مگر ایک مہینے کے بعد ربوہ کے ایک صاحب آگئے اور کہنے لگے میرا بکرا یہاں آیا تھا۔ میں نے کہا آیا تھا کہنے لگے پھر وہ مجھے دے دیں۔ میں نے کہا کہاں سے دوں۔ وہ تو آوارہ سمجھا گیا اور ذبح کیا جا چکا ہے پہلے تو وہ سمجھے نہیں لیکن میں نے جب اسے بتایا کہ میں سنجیدگی سے باتیں کر رہا ہوں تو وہ مجھے کہنے لگا آپ کو کیا حق تھا کہ میرا بکرا ذبح کر دیں میں نے کہا ذبح تو آوارہ سمجھ کر کیا گیا تھا مگر میں مانتا ہوں کہ مجھے کوئی حق نہیں تھا کہ تمہارا بکرا ذبح کر دوں۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں تم یہ تسلیم کرو کہ تمہارا کوئی حق نہیں تھا کہ اپنے بکرے کو آوارہ چھوڑ دو اور کالج کا اڑھائی تین سو روپے کا نقصان کرواؤ۔ میں تو جھگڑا نہیں کرتا عاجز بندہ ہوں۔ تم جس کو مرضی ثالث بنا کر لے آؤ۔ لیکن احتیاطاً کچھ روپے ساتھ لے آنا اگر تمہارے بکرے نے کالج کا زیادہ نقصان کیا ہو تو روپے دے جانا اگر بکرے کی قیمت تمہارے مقرر کردہ ثالث نے زیادہ بتائی تو جتنا ہمارا نقصان ہے اس سے جو زائد ہوگا وہ کالج تمہیں دے دیگا۔ اس میں جھگڑنے کی کیا بات ہے۔

پس ربوہ میں

بکریاں پالنے والے

دوستوں سے میں یہ کہتا ہوں کہ اگر کسی محلہ میں ان کی آوارہ بھیڑ بکریوں نے پودوں کا نقصان کیا اور محلے والوں نے پانچ دس بکرے ذبح کر کے کھا لئے تو اس کا اسی اصول پر فیصلہ ہوگا جس کا میں نے ابھی اظہار کیا ہے یہ تو ٹھیک ہے کہ محلے والوں کا یہ حق نہیں ہے مگر بکرے والوں کا بھی یہ حق نہیں ہے اس لئے ہم بکرے والوں سے کہیں گے ثالث لے آؤ اور جو فرق ہے (یعنی پودوں کے نقصان اور بکرے کی قیمت کے درمیان) وہ تم لے جاؤ۔ ہم کسی پر ظلم نہیں کرنا چاہتے۔ مگر پودوں کا نقصان بھی نہیں دیکھ سکتے جس طرح بکرے والے کا یہ کہنا حق ہے کہ اس کا حق نہ چھینا جائے۔ اسی طرح محلے والوں کا یہ کہنا بجا ہے کہ محلے کا حق نہ چھینا جائے۔ دوستوں کو احتیاط برتنی چاہیئے یہ اصول قائم ہو چکا ہے۔ ہم اس کے مطابق فیصلے کر دیں گے نہ بکری والوں کا نقصان ہوگا اور نہ محلے والوں کا۔

انجان بچے

بھی پودوں کا نقصان کرتے ہیں۔ گو بکریوں سے تو وہ بہر حال زیادہ عقل اور ہوش رکھتے ہیں لیکن چونکہ ابھی وہ شعور اور عقلی بلوغت کو نہیں پہنچے ہوتے اس لئے پودوں کا نقصان کرتے ہیں۔ اس کے متعلق میرے ذہن میں ایک تجویز آئی تھی لیکن وہ میں بتانا نہیں چاہتا آپ خود سوچیں۔ تاہم کسی بچے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی درخت کو نقصان پہنچائے یہ بات اپنی جگہ درست ہے۔ (کسی محلے والے کا یہ حق ہے کہ وہ بچے کو مارے یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے۔ جہاں تک بچوں کو مارنے کا سوال ہے اس کے ساتھ بکری والا معاملہ نہیں کیا جائے گا۔ بچے کو تو بہر حال حفاظت ملنی چاہیئے۔ اس لئے اس کو کوئی مارے گا نہیں لیکن یہی حفاظت اس کے باپ یا سرپرست کو نہیں دی جاسکتی اس کو کوئی نہ کوئی سزا ملنی چاہیئے۔

ہر درخت بڑا ہونے میں اور اس عمر اور اس قد اور پھیلاؤ تک پہنچنے میں کہ وہ مفید ہو، وقت لیتا ہے۔ اس پر خرچ کرنا پڑتا ہے خواہ وہ درخت مفت لے کر ہی کیوں نہ لگایا گیا ہو۔ خرچ کے علاوہ ہم نے اپنے کو کہا درختوں کو پانی دیں اُن کا خیال رکھیں۔ گوڈی کریں۔ اس پر وقت صرف ہوتا ہے ایک احمدی کے

وقت کی بڑی قیمت ہے

اگرچہ ایک احمدی کے ایک گھنٹے کی قیمت بھی بہت زیادہ ہے لیکن اگر کم از کم پندرہ بیس روپے لگا لی جائے تو اتنے پیسے اُس شخص کو دینے پڑیں گے جس کے بچے نے درخت کو نقصان پہنچایا ہوگا لیکن جبر کوئی نہیں۔ یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ ہم کسی پہ جبر نہیں کرتے ایسے شخص کے لئے دو راہوں میں سے ایک راہ کھلی ہے یا تو وہ محلہ کا مقرر کردہ جرمانہ ادا کرے یا اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ جبر ہے ظلم ہے اور سختی ہے تو اس کی بھلائی اسی میں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ وہ ربوہ چھوڑ کر چلا جائے پھر اس کو یہاں رہنا نہیں چاہیئے۔ ہم جبر نہیں کرتے لیکن ہم اس کو بھی جبر کی اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ کہے کہ میں یہاں رہوں گا بھی اور کسی درخت کو میرے بچے چھوڑیں گے بھی نہیں۔ خراب کرتے جائیں گے اس کی اجازت تو نہیں دی جا سکتی۔ ہر محلے کو چاہیئے کہ وہ آج اپنی اپنی مسجد میں شام کے وقت یا مغرب یا عشاء کے بعد مشورہ کرے کہ بچوں کی تربیت کے لئے کیا قدم اٹھایا جانا چاہیئے۔ بچوں کی تربیت کا بہرحال خیال رکھا جانا چاہیئے کیونکہ آگے چل کر جماعت کے بوجھ انکے کندھوں پر پڑنے والے ہیں جنہوں نے

ساری دنیا کی تعمیر نو

کرنی ہے۔ ظاہر ہے وہ درختوں کی تخریب نہیں کریں گے۔ یہ امر صحیح تربیت کا متقاضی ہے لیکن اگر ماں باپ بچوں کی صحیح تربیت نہیں کریں گے تو انکی غفلتوں کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ میں کچھ کنوؤں کے متعلق بھی کہنا چاہتا ہوں درختوں کے لئے پانی کی ضرورت ہے بعض محلوں میں پانی کی کمی تھی تو میں نے کہا آؤ ملکر کام کریں محلے والے رضاکارانہ طور پر کچھ کام کریں۔ کچھ جماعت ان کو مدد دے۔ چنانچہ شروع میں دو محلوں میں بجلی کے ٹیوب ویل کا انتظام ہوا۔ بعد میں تیسرا محلہ بھی اس انتظام میں شامل ہوا۔ میرے نزدیک محلہ دارالعلوم نے ٹھیک کام کیا ہے۔ وہاں ہم نے پانچ ہزار سے کم خرچ کیا۔ مجھے آج ہی رپورٹ ملی ہے کہ شاید آج یا کل بجلی کا کنکشن مل جائے گا۔ محلہ الف میں یہ کام مکمل نہیں ہو سکا۔ محلے والوں کا قصور نہیں۔ ہمارے منتظمین کا قصور ہے۔ سکیم یہ تھی کہ محلے رضاکارانہ طور پر اپنے ہاتھ سے بہت سے کام کریں اور کچھ تھوڑا سا جماعت کا خزانہ سے پیسہ لگا کر اور جماعت کی مدد سے ٹیوب ویل لگائے جائیں۔ اس کی بجائے منتظمین نے صرف ٹینکی کا اندازہ پچاسی ہزار روپے لگایا ہے۔ میں نے ان سے کہہ دیا ہے کہ اس مرحلے میں کسی کنوئیں پر پانچ ہزار روپے سے زیادہ خرچ نہیں کیا جا سکتا۔ جب آپ کو دنیا کے خزانے مل جائیں گے تو آپ پچاسی ہزار کی بجائے پچاسی لاکھ خرچ کریں گے تو اس سے آپ کو کوئی نہیں روکے گا۔ لیکن

آج کے حالات میں

اصل زور ہاتھ سے کام کرنے پر ہے ہمارا دل کرتا ہے کہ جماعت بحیثیت مجموعی بھی ان کی اس کوشش میں شامل ہو اس لئے اگر یہ محلہ پانچ ہزار روپے اکٹھے نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے بجلی کا پمپ خریدنے یا بورنگ پر خرچ کرنے میں مشکل پیش آرہی ہے تو چار پانچ ہزار روپیہ ہم دے دیں گے۔ تاکہ یہ محلہ پانی کے لحاظ سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔ الف محلے میں پانی بھی بہت اچھا ہے ان کو میں نے کہا ہے کہ پہلے مجھے موقع دکھاؤ پھر سکیم اور اس پر اخراجات کا اندازہ میں خود لگاؤں گا۔ سردست پانچ ہزار سے زیادہ خرچ کرنے کے لئے میں تیار نہیں ہوں۔ باقی جو ضرورتیں ہیں وہ آہستہ آہستہ پوری ہوتی رہیں گی۔ سنہ ۱۹۴۸ء کے بعد گویا پچھلے ۲۵-۲۶ برس میں تو یہ ضرورت کبھی پوری نہیں ہوئی تھی۔ اب ایک کام شروع ہوا ہے تو پہلے دن ہی جماعت پر مستقبل کا بوجھ نہ ڈالیں۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے ایک تیسرا محلہ بھی اس سکیم میں شامل ہوا ہے اور وہ محلہ دارالصدر غربی (حلقہ مسجد قمر) ہے جنہوں نے کام کرنے کے لئے تخمینہ لگایا وہ نو ہزار روپے کا تھا سمجھتا ہوں۔ ہزار روپے کی ابھی وہاں ضرورت نہیں ہے۔ میں نے یہ اصول بنا دیا ہے کہ جماعت پانچ ہزار روپے تک امداد کرے گی اس کے علاوہ جو خرچ ہے وہ محلہ اپنے ہاتھ کی محنت سے یا آپس میں مل کر حسب توفیق چندہ جمع کرکے ہم پانچ ہزار تک دیں گے لیکن ایسی سکیم نہیں بننے دیں گے جس میں اسراف پایا جائے اس گناہ میں ہم ملوث نہیں ہوں گے۔

اسراف گناہ ہے

جس میں جماعت ملوث نہیں ہونا چاہتی۔ پس دارالعلوم کو پانی مل جائیگا محلہ الف میں بھی انشاء اللہ انتظام ہو جائے گا۔

آخری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے جماعت کو ہاتھ سے کام کر کے پیسے بچانے چاہئیں اس میں بڑی برکت ہوتی ہے۔ آپ جانتے ہیں ان دنوں پریس کی عمارت زیر تعمیر ہے اس میں ۶۰×۱۰۰ کا دو منزلہ ہال ہے۔ اس کی منزل سطح زمین سے نیچے ہے۔ اس کا کچھ حصہ اوپر آئے گا اس پہلی منزل کی کھدائی کا آٹھ دس ہزار روپے کا اندازہ لگایا گیا تو مجھے بڑا پریشانی ہوا۔ میں نے بڑی دعا کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ رقم بچانے کا منصوبہ بتایا۔ ہمارے ربوہ میں اٹھارہ سے زیادہ محلے ہیں۔ اگر فی محلہ چھ انچ کھدائی کر دے تو اٹھارہ محلے نو فٹ کھدائی کر لینگے چھ انچ کھدائی کوئی مشکل بات نہیں۔ ہر ایک محلہ چھ انچ کھدائی کرتا جائے تو ہمارا آٹھ دس ہزار روپیہ بچ جائے گا اور وہ اشاعتِ قرآن میں آپ کی طرف سے کنٹری بیوشن یعنی عطیہ متصور ہوگا۔ دراصل اس

پریس کے قیام کی غرض

یہی ہے کہ قرآن کریم سستا طبع ہو کر دنیا میں تقسیم ہو۔ سستی طباعت کے لئے ضروری ہے کہ جو اوور ہیڈ چارجز OVERHEAD CHARGES ہیں یعنی عمارت وغیرہ کے خرچ ہیں وہ جہاں تک ممکن ہو کم کئے جائیں۔ بعض چیزیں ہیں جو کم کرنی ممکن نہیں ہوتیں مثلاً ہم چاہتے ہیں کہ پرنٹنگ کی بہترین مشینری ملے اب اگر کوئی آکر کہے کہ آپ نے کہا ہے کم خرچ کرنا ہے۔ لنڈے سے میں چار ہزار روپے کی مل رہی ہے آپ نے بیس ہزار روپے کیوں خرچ کر دیا تو میں کہوں گا کہ لنڈے بازار کی چار ہزار کی مشین ہمیں نہیں چاہیئے۔ اس واسطے کہ جہاں تک میرے جذبات کا تعلق ہے میری غیرت یہ گوارا نہیں کرتی اور نہ آپ کی غیرت گوارا کرے گی کہ انسان اشاعتِ قرآن کے لئے لنڈے بازار کی چار ہزار کی مشینری لگائے اور اشاعتِ بائیبل کے لئے ایک دوسرا گروہ دس لاکھ کی مشینری لگائے پس قرآن کریم کی اشاعت کے لئے چیز تو بہترین ہی ہوگی۔ لیکن

بہترین چیز کا حصول

نسبتاً کم دام پر بھی ممکن ہے اور اسی چیز کا حصول نسبتاً زیادہ پیسے خرچ کر کے بھی ہوتا ہے۔ ہمیں نسبتاً کم دام خرچ کرنے چاہئیں اس طرح وقارِ عمل کے ذریعہ ہم آٹھ دس ہزار روپیہ بچا لیں گے۔ جس کا مطلب ہے کہ اس طرح اس پریس کی ایک چھوٹی درآمد شدہ مشین کی قیمت نکل آتی ہے یا ایک کمرے کا خرچ نکل آتا ہے۔

پس آج میں اس کا اعلان کر رہا ہوں یہ سکیم تمام محلوں میں آجائے گی۔ ۶۰×۱۰۰ کے رقبہ میں چھ انچ مٹی اٹھانا کوئی ایسا بڑا کام نہیں ہے کہ ایک محلے کے حصہ میں ۳ ہزار فٹ مٹی کی کھدائی آتی ہے۔ بعض دفعہ خدام الاحمدیہ کے وقارِ عمل کی رپورٹ میں سات آٹھ ہزار فٹ مٹی اٹھانے کا ذکر ہوتا ہے۔ غرض یہ ایک سکیم ہے جو آپ کے سامنے آجائے گی مجھے یقین کامل ہے کہ آپ بشاشت اور خوشی سے اس میں حصہ لیں گے اور اشاعتِ قرآن کے خرچ کو تھوڑا سا کم کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے معمور ہیں کہ پاکستانی قوم کو ایک دستور مل گیا ہے

جماعت کو دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اس دستور کو قوم اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی مہم کیلئے بہت ہی بابرکت کرے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

اس وقت جبکہ ملک کو نیا آئین مل رہا ہے ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند اہم ارشادات درج ذیل کرتے ہیں جو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۳ اپریل ۱۹۷۳ء کو خطبہ جمعہ کے دوران بیان فرمائے

"گزشتہ ربع صدی میں پاکستان کو بہت سی پریشانیوں میں سے گزرنا پڑا قیام پاکستان کے ایک سال بعد بانی پاکستان قائداعظم کی وفات ہو گئی۔ ان کے ذہن میں پاکستان کے لئے جو دستور تھا وہ قوم کو نہ دے سکے پھر ملک کو بعض دوسری پریشانیوں کا منہ دیکھنا پڑا۔ پھر مارشل لاء لگا۔ جس کے متعلق بظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کی ذمہ داری فوج پر ہے اور یہ بات ایک حد تک درست بھی ہے لیکن اسکی اصل ذمہ داری تو ان لوگوں پر عاید ہوتی ہے جنہوں نے اس قسم کے حالات پیدا کر دیئے کہ فوج کو مارشل لاء لگانا پڑا۔ بہر حال

مارشل لاء کا زمانہ

بھی پریشانیوں پر منتج ہوا۔ اس کی تفصیل میں جانے کا نہ یہ وقت ہے اور نہ اس کی ضرورت ہے۔

مارشل لاء کے زمانہ میں بھی کچھ قوانین نافذ ہوتے ہیں جن کے تحت حکومت کی جاتی ہے تاہم ان قوانین کو قوم کا دستور نہ کہا جاتا ہے نہ سمجھا جاتا ہے اور نہ حقیقتاً ایسا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے قوم گویا دستور کے میدان میں پچھلے ۲۵ سال بھٹکتی رہی ہے چنانچہ ایک لمبے عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے حالات پیدا ہوئے ہیں کہ قوم کو ایک دستور مل گیا ہم خوش ہیں اور ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہیں کہ ہماری اس سرزمین کو جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے منتخب فرمایا ہے اس میں بسنے والی اس عظیم قوم کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی کہ اپنے لئے ایک دستور بنائے۔

جہاں تک

دستور یا کانسٹی ٹیوشن

کی تیاری کا سوال ہے یہ کسی الہامی کتاب کی طرح تو نہیں ہوتا۔ اسے قرآن عظیم کا مقام تو حاصل نہیں ہوتا کیونکہ قرآن عظیم ایک ایسی الہامی کتاب ہے جس کی کوئی آیت کوئی لفظ اور کوئی شعشہ منسوخ نہیں ہو سکتا۔ بدلا نہیں جا سکتا مگر دستور ان بنیادی قوانین پر مشتمل ہوتا ہے جسے قوم کے چند نمائندے تیار کرتے ہیں اور وہ قوم اور ملک کی سیاسی اور معاشرتی زندگی کی بنیاد بنتا ہے۔ گویا یہ ایک کھونٹا ہوتا ہے جس کے گرد قوم سیاسی اور معاشرتی لحاظ سے گھومتی ہے اس سے قبل نہ یہ کھونٹا تھا نہ کوئی معین حدود تھیں جن کے اندر رہ کر قوم نے ارتقائی حرکت کرتے ہوئے اپنے مقدر کو پانا اور اپنی منزل مقصود تک پہنچنا تھا چونکہ سیاسی اور معاشرتی ترقی کی کوئی بنیاد موجود نہیں تھی اس لئے ساری قوم ادھر ادھر بھٹک رہی تھی اب اسے ایک بنیاد مل گئی ہے۔ ایک دستور بن گیا ہے۔ سیاسی اور معاشرتی لحاظ سے قومی ترقی کی حدود معین کر دی گئی ہیں۔

بہر حال قوم بجا طور پر خوش ہے کہ اُسے ایک دستور مل گیا ہے ہم بھی بڑے خوش ہیں . . . . . . یہ ایسا موقع ہے کہ جماعت کو دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ اس دستور کو قوم کے لئے اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے بہت ہی بابرکت کرے۔

ہر دستور چونکہ انسان کا بنایا ہوا ہوتا ہے اس لئے یہ سمجھنا غلط ہے کہ اس کے اندر کوئی خامی یا کوئی کمزوری نہیں یا اس میں اصلاح کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہر انسانی کام کے اندر انسانی کمزوریاں تھوڑی یا بہت ضرور ہوتی ہیں اس لئے دنیا کا کوئی دستور ایسا نہیں ہے جس میں ترمیم کی ضرورت نہ پڑی ہو۔ اور

ترمیم کی ضرورت

دو وجوہات کی بناء پر پیدا ہوتی ہے ایک اس وجہ سے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالات بدل جاتے ہیں سیاسی اور معاشرتی لحاظ سے بعض نئے تقاضے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اُن تقاضوں کا ایک حصہ دستور کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس واسطے دستور میں لازماً ترمیم کرنی پڑتی ہے۔ دوسرے احساسِ خامی ترمیم دستور کا باعث بنتا ہے۔ گو دستور کے نفاذ پر ابھی لمبا عرصہ نہیں گزرا ہوتا۔ حالات ابھی بدلے نہیں ہوتے لیکن سیاسی اقتدار رکھنے والوں کے دلوں میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ دستور میں فلاں فلاں جگہ فلاں کمی رہ گئی ہے وہ دُور ہونی چاہیئے۔ چنانچہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ ہمارے اس دستور کے آخری مراحل میں بھی کچھ قوانین جو بن چکے تھے اُن میں حکومت نے دستوریہ کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ فلاں حصوں میں خامیاں نظر آتی ہیں بعض لفظی خامیاں ہیں بعض بنیادی خامیاں رہ گئی ہیں ان کو دُور کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ دوبارہ بحث و تمحیص کے بعد متعلقہ خامیوں کو دُور کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ تو وہ خامیاں تھیں جن کے متعلق بحث کے دوران ہی احساس پیدا ہو گیا لیکن اُن بہت ساری خامیوں کے متعلق تو کچھ نہیں کہا جا سکتا جو موجود تو ہو سکتی ہیں اور ہیں لیکن ان کے متعلق تبدیلی کا احساس پیدا نہیں ہوا۔ کل پرسوں، اگلے ماہ، دو چار مہینے بعد یا سال کے بعد احساس پیدا ہو گا کہ فلاں شق میں غلطی رہ گئی ہے وہ دُور ہونی چاہیئے۔ بہر حال یہ ایسی باتیں ہیں جو قوم کے سامنے آتی رہیں گی۔ اور وہ ان کی اصلاح کرے گی۔ ہمیں یہ

دعا کرنی چاہیئے

کہ اگر اور جو غلطیاں یا خامیاں اس وقت دستور کے الفاظ میں یا اس کے مضمون میں رہ گئی ہیں قبل اس کے کہ کوئی خرابی رونما ہو اور قوم کو نقصان پہنچے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قوم کو ان خرابیوں کے دُور کرنے کی جلد از جلد توفیق عطا فرمائے۔

دراصل یہ تو سب کا سانجھا کام ہے جس کسی شخص کو بھی کوئی غلطی نظر آئے گی وہ اس کی نشاندہی کرے گا تاکہ اصلاح ہو جائے۔ باقی جو لوگ برسرِ اقتدار ہوتے ہیں ان کی سمجھ میں اگر کوئی بات نہ آئے اور اس وجہ سے وہ اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوں تو بھی

حسنِ ظن سے کام لینا چاہیئے

اور کہہ دینا چاہیئے کہ ہماری بات تو ٹھیک ہے لیکن حزبِ اقتدار کو سمجھ نہیں آئی بدظنی بہر حال نہیں کرنی چاہیئے۔

دستور باہمی تعلقات کو متعین کرنے اور مستحکم کر دینے کا ذریعہ ہوتا ہے مثلاً ایک شکل وفاقی دستور ہے جس میں وفاقی یونٹوں یا جن کو ہم اپنے ملک کے لحاظ سے صوبے کہتے ہیں، کے اختیارات اور ان کے آپس کے تعلقات اور مرکز کے ساتھ ان کے روابط کو آئینی شکل دی جاتی ہے پھر جس طرح علاقے علاقے کے تعلقات قائم ہوتے ہیں اسی طرح سارے افراد کے باہمی تعلقات بھی بہت سے پہلوؤں سے قائم کئے جاتے ہیں۔ مثلاً قانون کی حکومت ہے یہ دستور کا کام ہے کہ وہ یہ کہے کہ کوئی قانون ایسا نہیں بنایا جائے گا جو گروہ گروہ کے درمیان افتراق اور تمیز پیدا کرنے والا ہو۔ قانون کی حکومت سب پر یکساں ہو گی قانون کا تحفظ سب کو حاصل ہو گا۔ اس حد تک اس کا تعلق دستور سے ہے اس سے آگے مقننہ کا کام ہے وہ اپنا کام کرتی رہتی ہے۔

اب باہمی تعلقات کے استوار کرنے میں بھی بعض دفعہ غلطیاں ہو جاتی ہیں چنانچہ

جیسا کہ میں نے بتایا ہے جہاں ہمیں کوئی کمزوری یا خامی نظر آ رہی ہے یا جہاں ہمیں تو کوئی کمزوری یا خامی نظر نہیں آ رہی مگر

خدا تعالیٰ

کے علم میں وہ موجود ہے تو دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قوم کو اس قسم کی ساری کمزوریوں اور خامیوں کو دُور کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ اللہ تعالیٰ نے اس خطۂ زمین پر رہائش رکھنے والے لوگوں کے لئے جو ترقیات مقدر کی ہیں وہ ان کے حصہ میں آئیں۔

قوم نے ایک لمبا عرصہ پریشانیوں میں گزارا ہے خدا کرے اب اسے اس قسم کی یا کوئی دوسری پریشانیاں دیکھنی نہ پڑیں۔

مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہر احمدی کے دل سے یہ آواز اُٹھنی چاہیئے کہ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ اے خدا تیری مدد کب آئے گی۔ ...... اے خدا تو اپنی مدد بھیج تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں ہی وہ دن دیکھ لیں کہ اسلام دُنیا پر غالب آ جائے ...... اور دُنیا کے گوشہ گوشہ میں مسجدیں بن جائیں۔ اور اللہ اکبر اللہ اکبر کی آوازوں سے سارا یورپ اور امریکہ گونج اُٹھے۔"

ہماری جماعت کے جملہ مخلصین کو چاہیئے کہ اس مبارک زمانے کو قریب تر لانے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں کیونکہ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ کی آواز دل سے اس وقت اُٹھتی ہے جب کہ انسان اللہ کے حضور اپنی انتہائی قربانیاں پیش کر چکا ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی زندگیوں میں ہی اسلام کے غلبہ کے دن دکھائے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

احمدی نوجوان خدمتِ دین کے لئے زندگی وقف کریں!

مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں فیصلہ ہوا تھا کہ ہر ضلع کی جماعت ۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔

مشاورت کے مندرجہ بالا فیصلہ کے مطابق امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے میٹرک پاس نوجوانوں کو وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تحریک فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا شرط ہے لیکن ایف ایس سی اور بی اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی طلباء کا داخلہ انشاء اللہ العزیز موسمی تعطیلات کے بعد ستمبر میں ہو گا۔

امید ہے کہ آپ اس بارہ میں جو کوشش فرمائیں گے اس سے نظارت تعلیم کو بھی مطلع فرمائیں گے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ناظر تعلیم ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی اعلےٰ کوالٹی کا کپڑا پاپلین لٹھا کیمرک فلالین رنگدار و پرنٹ بنانے والے

سفینہ ڈائینگ اینڈ پرنٹنگ ورکس

مقبول روڈ لائلپور

فون ملز ۷۹۴۶

فون آفس گوال منڈی ۲۴۸۳

فون آفس گواکٹرا ۲۳۵۸

ہر شہر کی مارکیٹ سے سفینہ کا مال طلب کریں

PILES بواسیر

خونی و بادی کے لئے

پائلز کیور PILES CURE

ہزاروں نے آزمائی اور مفید پائی،

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کراچی لاہور

ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون ۶۰۶ پروڈکشن برانچ ۶۰۷

جرمولین

رجسٹرڈ نئی اور پرانی خارش داد چنبل کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کے لئے زود اثر مرہم

ہر دوا فروش سے خریدیں قیمت ایک روپیہ

حمید یہ دواخانہ عبداللہ پور لائلپور

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی لوٹوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۳۵۰۰

گپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

دیدہ زیب و دلکش ڈیزائنوں میں

سادہ و جڑاؤ زیورات

چاندی کے خوبصورت ٹی سیٹ ڈکانی سیٹ وغیرہ و دیگر ظروف کے لئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور فون ۶۲۶۲۳

مرض اٹھرا کا شافی علاج **حبوب اٹھرا** چھ عدد گولیاں ۲۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون نمبر ۵۳۴ معہ گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

شہزین

شہزین

مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ ٭ منڈی محمد خان ٭ گوجرانوالہ

بواسیر (ہر قسم)

یک روزہ علاج

سہل اور مجرب

دوا کی دو انڈا کی غذا، آم کے آم گٹھلیوں کے دام

لیے گراں علاج معالجہ تکلیف دہ ٹیکوں اور اپریشن سے بچئے

قیمت ۵۰/۷ روپے علاوہ محصول ڈاک

برانچ پائلز موک کمپنی (ان کراچی)

فارانی منزل بھیرہ ضلع سرگودھا

لگوائیے

دانت

جناب محمد حنیف صاحب مکان نمبر ۵ سیواجی سٹریٹ کرشن نگر لاہور لکھتے ہیں: "میں نے اپنی پائیوریا استعمال کی اس سے میرا لاعلاج دانت درد اور مسوڑھوں کا پھپھولنا بالکل ختم ہو گیا حالانکہ ڈینٹل سپیشلسٹوں نے دانت نکلوا دینے کا مشورہ ہی دیا تھا کمل کورس ۱۲/- دانت درد کا فوری علاج چو ڈو کیپ در/اڈاک خرچ ۹/-

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ

فون نمبر ۶۰۶ پروڈکشن برانچ ۶۰۷

ماہنامہ ربوہ

الفرقان

کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریک

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیق اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے حقائق پر عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے پس مخیر اور مستطیع احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔"

سالانہ چندہ صرف ۸/- روپے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

عام جسمانی کمزوری دور کرنے اور جسم میں طاقت و توانائی پیدا کرنے کے لئے

پیور الفلفا ٹانک ۳/-

فوائد اور مستقل علاج ہے آج ہی خریدیئے

شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال

رحمت بازار - ربوہ

مفرح مقوی قلب خوش ذائقہ

شربت مفرح قلب

دل کو طاقت اور فرحت دیتا ہے، ہاتھ پاؤں کی جلن جگر، مثانہ کی گرمی دور کر کے تسکین بخشتا ہے۔

المنار دواخانہ ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت احباب کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

سالانہ چندہ -/۴

(مینیجر)

ریفریجریٹر اور ایئر کنڈیشنر کی مرمت اور فٹنگ کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

منہاس الیکٹرک ورکس

گول بازار ربوہ

زود جام عشق حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا ترتیب دیا ہوا نسخہ قیمت ۶ گولی ۲۵ روپے جوانی اعضاء اور پٹھوں کی طاقت کیلئے لاجواب ہے نامردی نیز مردانہ طاقت میں بے مثال ہے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اُٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں" (الہام المسیح الموعود)

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ۔ ربوہ)

ان دنوں پاکستان کی سرزمین جسے الہام ربانی میں رسول اللہ صلعم کا قلعہ قرار دیا گیا ہے ایک خوفناک سیلاب کی لپیٹ میں آچکی ہے بہت سی بستیاں تباہ ۔ جانیں تلف اور فصلیں غارت ہو چکی ہیں۔ اور ملک طوفانِ نوح کا قیامت خیز منظر پیش کر رہا ہے ؎

چلے سب جاتے رہے اک حضرتِ تواب ہے

اس دورِ ابتلا میں ایک مخلص مسلمان خصوصاً احمدی مسلمان کو انفرادی و ملکی تدابیر کے ساتھ ساتھ تعلق باللہ، عشق رسولؐ، خدمت خلق اور رضا بالقضاء کے جس بلند مقام پر کھڑا ہونا چاہیئے اس کی طرف ہمارے محبوب امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے تین ماہ قبل راہ نمائی فرما چکے ہیں چنانچہ حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ رمئی ۱۹۷۳ء میں نہایت دردمند دل کے ساتھ ارشاد فرمایا:-

"میں نے ایک احمدی کا جو صحیح مقام ہے وہ آپ کو سمجھا دیا ہے اس مقام پر مضبوطی سے قائم رہیں کیونکہ ہمارے لئے جو وعدے ہیں اور جو ہمیں بشارتیں ملی ہیں وہ اسی شرط کے ساتھ ملی ہیں کہ خدا تعالےٰ نے ہمیں جس مقام پر سرفراز فرمایا ہے اس کو بھولنا نہیں اور اس کو چھوڑنا نہیں۔ خدا تعالےٰ کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتے رہنا ہے، اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھنا بے لوث خدمت میں آگے رہنا ہے اور اس طرح اللہ تعالےٰ کے پیار کو حاصل کرنا ہے اور جب دنیا پیار کو کلی طور پر قبول کرنے سے انکار کر دے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو یاد رکھنا کہ ... "اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں" (بدر ۹ رفروری ۱۹۰۶ء ص ۲)

اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ رحمتِ الٰہی کو جذب کر کے اور مستانہ وار اپنے ربّ کریم کی طرف رجوع کر کے خدائے قادر و توانا کی غیرت کے عظیم نشان دیکھنے کی کوشش ہمارا فرض ہے ایسے حالات میں ہماری یہ دعا ہو گی کہ اے رحیم خدا! ہمیں مقبول دعاؤں کی توفیق عطا فرما جس کے نتیجہ میں "ظلمات" خدا کے نور سے بدل جائیں اور دنیا وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا (الزمر: ۷۰) کا نظارہ دیکھنے لگ جائے۔ اللّٰھم آمین!"

(الفضل ۱۳ رمئی ۱۹۷۳ء)

قائدین خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ بھجوانا قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری ہے / ماہ جولائی ختم ہو چکا ہے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں اور اپنی مجالس کی رپورٹیں جلد مرکز کو ارسال کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بیرونِ ملک احباب متوجہ ہوں
ہم
الیس اللہ بکاف عبدہ
کی
دیدہ زیب اور نفیس ڈیزائنوں کی انگوٹھیاں اور چاندی کے زیورات نیز [illegible] پاکستانی مصنوعات ایکسپورٹ کرتے ہیں کاروبار کے خواہشمند احباب درج ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔
میاں گلزار احمد
پروپرائٹر
افضال ٹریڈنگ کارپوریشن نزد شہری پیلی
چنیوٹ

ہمیشہ اپنی قابلِ اعتماد سروس
یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ لمیٹڈ سرگودھا
کی
آرام دہ بسوں پر سفر کیجئے (مینیجر)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے
طبیہ عجائب گھر
کے متعلق فرمایا
ان کی دوائیں بہت مقبول ہیں
قوت و طاقت کا بے نظیر مرکب (الفضل ۲۷/۵)
زوجام عشق کلاں
ایک ماہ کا کورس ۲۰ روپے فہرست ادویات کارڈ آنے پر مفت
طبیہ عجائب گھر امین آباد
گوجرانوالہ

بچوں کا دانت نکالنا
بڑا تکلیف دہ ہوتا ہے۔ مگر Baby Tonic
بے بی ٹانک
کے استعمال سے عموماً دانت بڑی آسانی سے نکل آتے ہیں نہ اسہال آتے ہیں نہ آنکھیں دکھتی ہیں عام صحت بھی معمول کے مطابق رہتی ہے۔ قیمت ۳/- وی پی ۷۰ پیسے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ بائیوکیمک گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۰۶ ہومیو ڈسپنسری برانچ ۶۰۷

اعلان داخلہ

میٹرک کا نتیجہ نکل آیا ہے اور والدین اپنے بچوں کو مزید تعلیم دلوانے کے متعلق سوچ رہے ہیں۔ وہ تمام والدین جو طب سے متعلق رکھتے ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو طب کی تعلیم کے لئے
طبیہ کالج ربوہ
میں داخل کرائیں۔ یہ کالج حکومت پاکستان کا منظور شدہ ہے ہوسٹل کا معقول انتظام ہے پراسپکٹس دفتر کالج سے حاصل کریں۔
(پرنسپل)

درخواست دعا

۱۔ مکرم منشی سردار محمد صاحب خوشنویس الفضل ربوہ کا بچہ بعارضہ تیز بخار ۵، ۶ یوم سے علیل ہے احباب کرام سے عزیز کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ہدایت احمد خوشنویس الفضل)

۲۔ میرے بیٹے محسن احمد کو دوبارہ مالیخولیا اور مراق کا شدید دورہ ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ کلی طور پر اس موذی بیماری سے نجات دے (غلام حسین مشتاق ٹھٹھہ آباد سندھ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۲۰ روپے
نورِ نظر — اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸